احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۷ | اتوار ۲- رمضان ۱۴۱۴ھ، ۱۳- تبلیغ ۱۳۷۳ ھش، ۱۳- فروری ۱۹۹۴ء

الفضل اور انصار اللہ کے اسیران کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی تحریک

لندن = ۱۱- فروری- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے الفضل اور انصار اللہ کے اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی ہے- آج رات احمدیہ ٹیلی ویژن کے لائیو پروگرام "بات چیت" میں حضرت صاحب نے پروگرام کے آغاز ہی میں فرمایا میں ان اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں جن میں سرفہرست نسیم سیفی صاحب مدیر الفضل ہیں- آغا سیف اللہ صاحب- مرزا محمد الدین ناز صاحب چوہدری محمد ابراہیم صاحب اور قاضی منیر احمد صاحب-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ سب وہ ہیں جن کی زندگی مسلسل ایک قسم کی دو بھر کردی گئی ہے اور یہ کوئی آج کا قصہ نہیں ہے- ان پر مسلسل مقدمات بنائے جارہے ہیں- الزام تراشی کی جاتی ہے- انہیں عدالتوں کے سامنے حاضر رہنا پڑتا ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان میں سب سے زیادہ قاضی منیر احمد صاحب مشکل زندگی گذار رہے ہیں- ان پر مقدمات کی تعداد اتنی زیادہ ہو چکی ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر بھی نہیں گنی جاسکتی- ان کو آئے دن کبھی یہاں پیشی کبھی وہاں پیشی بھگتنی پڑتی ہے-

بدنی نقصانات کی دھمکیاں دی جاتی ہیں- حملہ کرکے اسیران کو جو زدوکوب کیا جاتا ہے وہ بھی کیا جاتا رہا ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ دور اپنے اس مقام کی طرف چل پڑا ہے جہاں بالآخر آخری فتح احمدیت کی ہوگی- یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے اور اس میں مجھے ذرا سا بھی شک نہیں- لیکن ان بھائیوں کی تکلیف کا دل پر گہرا اثر ہے- اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور ہم کو بھی صبر سے ان مصائب کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے-

ان اسیران کی ضمانتوں کو نامنظور کرنے کے فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا ہم نہیں جانتے کہ کیا ہوا- لیکن اللہ ضرور جانتا ہے- آپ نے فرمایا میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا اور نہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا- اللہ احکم الحاکمین ہے- اسی کی طرف سے آخری خیر آئے گی اور انجام کار یہ تقدیر شر جو دکھائی دے رہی ہے اس میں سے لازماً تقدیر خیر پھوٹے گی-

باقی صفحہ ۲ پر

احمدیہ ٹی وی اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم انقلابی منصوبہ ہے

ہر روز یہ پروگرام دیکھنے کے بعد بیعتوں کی اطلاعات مل رہی ہیں

بچوں میں ان پروگراموں کے ذریعے ایک انقلاب برپا ہو چکا ہے

احمدیہ ٹیلی ویژن پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات فرمودہ ۲- فروری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

لندن: ۲- فروری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر "بات چیت" کے پروگرام میں فرمایا ہے کہ ایک دن بھی ایسا نہیں گزرتا جب یہ پروگرام دیکھنے کے بعد بیعتیں ہونے کی اطلاع نہ ملتی ہو- اس پروگرام میں صداقت کا جو ماحول ہے وہ صرف آنکھوں کو ہی نظر نہیں آتا بلکہ دل کو بھی محسوس ہوتا ہے-

حضرت صاحب حسب معمول پاکستان کے وقت کے مطابق رات کو سوا آٹھ بجے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "بات چیت" میں جلوہ افروز ہوئے- سلام کے بعد آپ نے فرمایا- کل جب یہ پروگرام ہو رہا تھا تو ہمارے لقمان کو جرمنی سے ایک فون آیا- بات کرنے والے بوسنین تھے- ان کی زبان تو سمجھ میں نہ آتی تھی لیکن بار بار حضرت صاحب سلام حضرت صاحب سلام کہہ رہے تھے- بعد میں جب پتہ کروایا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک بوسنین احمدی مکرم شریف احمد صاحب تھے ان کی شادی بھی ایک بوسنین احمدی خاتون سے ہوئی ہے- یہ بے حد اخلاص رکھنے والے دوست ہیں- یہ ہمارے پروگراموں سے بہت متاثر تھے اور چاہتے تھے کہ اپنی زبان میں اپنے تاثرات پہنچائیں-

آپ نے فرمایا وہ میری زبان نہیں سمجھتے میں ان کی زبان نہیں جانتا- لہٰذا جو جانتے ہیں وہ انہیں بتادیں- میں ان کو سلام کہتا ہوں- اور ان کے اخلاص سے بہت متاثر ہوں- اللہ تعالیٰ اس اخلاص کو جلد جلد بڑھائے- آپ نے فرمایا اب بوسنین پروگراموں میں اضافہ ہونا چاہئے کل ہی پرتگال کے امیر صاحب کی بیگم صاحبہ کا فون آیا ہے انہوں نے بتایا ہے کہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر جو بوسنین احمدیوں کا پروگرام آیا تھا جس میں اہل بوسنیا نے اپنی زبان میں باتیں کی تھیں ان کو سن کر ایک بوسنین فیملی نے احمدیت قبول کرلی ہے- پہلے ہم ان سے ہر طرح سے باتیں کرچکے تھے مگر وہ نہ سمجھتے تھے- اس پروگرام سے ان کا دل حق کی طرف مائل ہوگیا-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس پروگرام کو بہت اچھے پھل لگ رہے ہیں اور ایک بھی دن ایسا نہیں آتا جس میں اس پروگرام کے ذریعے بیعتوں کی اطلاع نہ ملتی ہو- یہ اطلاعیں پاکستان سے بھی آرہی ہیں- اور دوسرے ملکوں سے بھی آرہی ہیں- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈال رہا ہے- بہت سے درخت پھل لانے کے لئے تیار ہیں-

حضرت صاحب نے فرمایا ایک بات تبصروں کے متعلق کہنی چاہتا ہوں کہ بعض باتیں بار بار دوہرائی جارہی ہیں- ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ سب باتیں ہوں گی- یہ تو ایسے ہی ہے کہ جیسے کسی نے کہا کہ گھوڑے پر کاٹھی ڈال دی ہے- تو جواب دینے والے نے جواب دیا کہ تھوڑی سی اور ڈال دو- حضور نے فرمایا ناراضگی کوئی نہیں آپ مسلسل لکھتے جائیں بس مجھے پڑھنے میں وقت لگے گا-

عوام الناس کے بے ساختہ تبصرے

حضرت صاحب نے فرمایا سب سے زیادہ دلچسپ تبصرے احمدی عوام الناس کے ہیں- دانشوروں کے تبصرے بھی مل رہے ہیں مگر عام احمدیوں کے تبصروں میں گہری صداقت ہے- اور بے ساختہ لطف کا اظہار ہے- ہر ایک اس بات پر راضی ہے کہ جو ہے ٹھیک ہے- ہمارا اپنا ٹی وی جس کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترستی تھیں اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت کے طور پر عطا فرمادیا ہے- ایسے بے ساختہ تبصرے ہوتے ہیں کہ دل جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے- سچے جذبے گویا ابل ابل کر باہر آرہے ہیں- سچے اور سادہ دلوں کے تبصرے یہ ہیں کہ ہم راضی ہیں کہ ہمارے ٹی وی کے ذریعے نیک کام نشر کرنے کی توفیق مل رہی ہے-

بچوں کی حالت میں زبردست تبدیلی

حضرت صاحب نے فرمایا کہ

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳ - تبلیغ ۷۳ ۱۳ھش ۱۳ - فروری ۱۹۹۴ء

بہار کا پہلا دن

رمضان المبارک کا آغاز ایک روحانی بہار کی ابتدا ہوتی ہے۔ مولا کریم نے جہاں اپنے بندوں سے اپنی ملاقات کے راستے بہم پہنچانے کے کئی سامان کئے ہیں۔ وہیں پر ہر سال ایک مہینہ ایسا بھی رکھ دیا ہے جو کہ گویا سارے سال کے لئے روحانی زادراہ اکٹھا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اور سال گزشتہ کی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا ازالہ کرنے کا بھی سبب ہوتا ہے۔ اس ماہ کی خاص عبادت روزہ کے بارے میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بندے کے سارے کام اس کے اپنے لئے ہوتے ہیں لیکن روزہ میرے لئے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس محبت اپنائیت اور پیار کے ساتھ روزہ کا ذکر فرمایا ہے اس کو سامنے رکھئے تو پہلا روزہ ہی اللہ تعالیٰ کی محبت کی گود میں سر رکھ دینے کا نام ہے۔ جہاں مولا کی محبت ایک مادر مہربان کی طرح تھپکیاں اور لوریاں دیتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ پھر روزہ دار کے منہ کی بو کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کو یہ بو کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی لگتی ہے۔

ایک ماں سے یہ کہا گیا کہ سامنے جو بچوں کی قطار ہے اس میں سے سب سے زیادہ خوبصورت بچہ بتاؤ کونسا ہے؟ ممتا کی ماری ماں کے لئے یہ سوال کونسا مشکل تھا۔ اس نے زرق برق لباس پہنے' صاف ستھرے گورے چٹے' حسین و جمیل بچوں پر ایک نگاہ غلط انداز بھی نہ ڈالی اور فوراً جھپٹ کر اپنے کالے کلوٹے' ناک بہتے گندے لباس میں ملبوس بچے کو سینے سے لگا کر کہا یہ بچہ دنیا کا سب سے حسین بچہ ہے۔

مولا کریم نے فرمایا ہے کہ مجھے روزہ دار کے منہ کی بدبو کستوری سے زیادہ اچھی لگتی ہے۔ بندے کے سب کام اس کے اپنے لئے روزہ میرے لئے۔ پھر فرمایا روزے کی جزا میں خود ہوں۔

پیارے مالک اور پیارے خالق اور پیارے محبوب خدا کی محبتیں لوٹنے کی بہار شروع ہو گئی ہے۔ کمر ہمت باندھ لیں۔ کھانے پینے کے اشغال اور مصروفیات سے فارغ ہو کر مولا کی محبت کا دامن پکڑ لیں۔ عبادات دن رات ہوں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ اس طرح کریں کہ مہینہ میں کم از کم ایک بار قرآن کریم کا دور ضرور ختم ہو جائے۔ اور جو ترجمہ سمیت یہ دور مکمل کرے اس کی خوش بختی پر کسے شک ہو سکتا ہے۔ رات کی عبادت اگر اس ماہ میں نہ کی تو اس مہینہ مولا کی محبت کے غیر معمولی مظاہرے سے پورا حصہ ہرگز نہ ملے گا۔ سحری کے وقت اٹھیں تو اتنا وقت پہلے ضرور بیدار ہوں کہ اللہ کے آگے نوافل ادا کر سکیں۔ یہ مہینہ تو دینے والے کا ہے جو مانگنے والوں کی راہ تک رہا ہے۔

ہم نے تجدید عہد کر لی ہے
لوگ دیکھیں گے ہم کو سینہ سپر
منصفی آسمان سے لینگے
اپنے دل میں نہیں زمین کا ڈر

ابوالاقبال ۱۱-۲-۹۴

نذرِ اسیرانِ راہِ مولا

جو کرب ترے قُرب کی تعزیز بنا ہے
ہر راحت و آسائشِ دنیا سے سوا ہے

معیارِ صداقت وہی ٹھہرے گا یہاں بھی
برپا جو یہاں معرکۂ کرب و بلا ہے

حق ظلم کے رستوں سے گذر کر نہیں آتا
یہ فیصلہ قدرت کی عدالت کا لکھا ہے

مہتاب صفت اُتریں گے ہم سینۂ شب میں
ظلمات کی یلغار میں رستہ یہ کُھلا ہے

اس عہد کی مہکار کا ٹھہرے گا حوالہ
وہ پھول جو زنداں کی سلاخوں پہ رِکھلا ہے

اس عمر نے دی ہے نہ رہائی نہ اسیری
اک خواب کہ اب تک درِ زنداں میں پڑا ہے

بھٹکا ہُوں نہ بھٹکوں گا بفضلہٖ تعالیٰ
جو کل تھا وہی آج مرا راہنما ہے

اکرم محمود

بقیہ صفحہ ۱

اللہ تعالیٰ صحت دے۔ بڑھاپے کی کمزوریوں میں کم سے کم تکلیف سے اس ابتلا سے انہیں گذرنے کی توفیق دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو بار بار مقدمے قائم کئے جا رہے ہیں ہم ان کو ساری دنیا میں مشتہر کریں گے کہ یہ کیا مقدمے ہیں۔ ہم نے احتجاج تو صرف خدا کے حضور کرنا ہے لیکن ساتھ ساتھ دنیا کو بتانا ضرور ہے کہ ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کسی سعید فطرت کو ہدایت مل جائے۔ ہمارے ساتھ غیر جو سلوک کر رہے ہیں یہ انبیاء کا طریق تو نہیں ہے۔ انبیاء کے مخالف جو سلوک کرتے ہیں وہ ہم سے ہو رہا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب ہمارے اسیران کے جرائم کی فہرست دنیا کے سامنے پیش کی جائے گی تو دنیا خود ہی فیصلہ کر لے گی۔ حضرت صاحب نے اپنی جماعت کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ تمام دنیا کے ممالک کی عدلیہ کو بھی پوری طرح آگاہ کریں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اور صحافت کی دنیا کو بھی پوری طرح اس سے روشناس کرائیں کہ ان کی برادری سے کیا ہو رہا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ آواز تو وہی سنی جائے گی جو خدا تعالیٰ کے ہاں فیصلہ پا جائے گی۔ مگر دنیا کو بتانے کی یہ سب کوششیں ہم بہرحال جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ زیادہ سے زیادہ صبر کے ساتھ ہم درست فیصلے کر سکیں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

علمی مسائل

کفار کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ محمد رسول ﷺ پر سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ اسے حسب موقع خود تصنیف کر لیتے ہیں۔ فرماتا ہے یہ درست ہے واقع میں یہ قرآن ایک ہی دفعہ نہیں اترا بلکہ آہستہ آہستہ ایک لمبی مدت میں نازل ہوا ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اس طریق سے تیرے دل کو ثبات بخشنا چاہتے ہیں۔ اور پھر ہم نے اس کی ترتیب بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی رکھی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کو آہستہ آہستہ نازل کرنے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ کوئی بات جو اعتراض کے طور پر یہ لوگ بیان کر دیتے ہیں تو ہم اس کے مقابلہ میں حق اور بہتر تفسیر قرآن کریم میں بیان کر دیتے ہیں۔

تعجب ہے کہ عیسائی مستشرقین اب بھی یہی اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ٹکڑے ٹکڑے نازل ہونا بتاتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی اپنی تصنیف ہے۔ آخر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ اپنا کلام ٹکڑے ٹکڑے کر کے نازل کرتا۔ اسے تو اگلا پچھلا سب حال معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اپنا کلام یک دم بھی نازل کر سکتا ہے۔ اس کا آہستہ آہستہ ایک کتاب کی صورت میں مرتب ہونا بتاتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو جیسے جیسے حالات پیش آتے جاتے تھے ویسا ہی وہ ان کا قرآن کریم میں ذکر کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے کلام کے نزول کے لئے یہ طریق اس لئے اختیار کیا ہے کہ ہم اس کے ذریعے تیرے دل کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ گویا قرآن کریم کا ٹکڑے ٹکڑے نازل ہونا خدا تعالیٰ کی کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دل کو ثبات اور طاقت حاصل ہو۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے آہستہ آہستہ نازل ہونے سے آپ کے دل کی مضبوطی کس طرح ہو سکتی تھی سو اس کے متعلق چند امور کا بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک ہی دفعہ سارا قرآن نازل ہو جاتا اور رسول کریم ﷺ اس سے استدلال کرتے رہتے تو آپ کے دل کو ایسی تقویت حاصل نہیں ہو سکتی تھی جیسے کسی امر کے متعلق فوراً کلام الٰہی کے اترنے سے ہو سکتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم ﷺ کو جو لطف اس میں آتا ہوگا کہ آپ کوئی کام کرتے اور اس کے متعلق اسی وقت وحی نازل ہو جاتی اور خدا تعالیٰ اپنی مرضی اور منشاء کا اظہار کر دیتا وہ لطف ہمیں اجتہاد سے کہاں حاصل ہو سکتا ہے آپ کو تو جب بھی کوئی اہم واقعہ پیش آتا اس کے متعلق آپ پر کلام الٰہی نازل ہو جاتا۔ اور اس طرح آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اس بارہ میں خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے۔ اگر اجتہاد سے ہی آپ آیات قرآنیہ کو کسی واقعہ پر چسپاں کرتے تو اس سے آپ کو وہ لطف نہ آتا جو اس صورت میں آتا تھا۔

(۲) قرآن کریم کا آہستہ آہستہ نزول تثبیت فؤاد کا اس طرح بھی موجب بنا کہ جو کتاب ساری دنیا کے عمل کے لئے آئی ہو اسے محفوظ رکھنا بھی ضروری تھا۔ اگر قرآن ایک ہی دفعہ سارے کا سارا نازل ہو جاتا تو اسے وہی شخص حفظ کر سکتا جو اس کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اترنے کے نتیجہ میں سینکڑوں لوگ اس کو یاد کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اپنے دوسرے کاروبار کے ساتھ اسے بھی حفظ کرتے گئے۔ اس طرح رسول کریم ﷺ کا دل اس یقین سے لبریز ہو گیا کہ یہ کتاب ضائع نہیں ہو گی۔ بلکہ قیامت تک محفوظ رہے گی۔ یہی وجہ تھی کہ رسول کریم ﷺ کے وقت بہت کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے تھے جنہیں قرآن کریم حفظ تھا۔ مگر اب اس نسبت کے لحاظ سے کم ہوتے ہیں اس لئے تھوڑا تھوڑا نازل ہونے کی وجہ سے بہت لوگ اسے ساتھ ساتھ یاد کرتے جاتے تھے۔

(۳) تیسری حکمت تھوڑا تھوڑا نازل ہونے میں یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ سارا قرآن نازل ہونے کی وجہ سے وہ لوگوں کے قلوب میں اچھی طرح راسخ نہیں ہو سکتا تھا۔ اب ایک ہندو جب مسلمان ہوتا ہے تو اسے اسلامی احکام پر عمل کرنے والے مسلمان نظر آتے ہیں۔ اس لئے وہ گھبراتا نہیں اور ان احکام پر عمل کرنا بوجھ نہیں سمجھتا۔ لیکن اگر کسی کو کوئی کتاب لکھ کر دے دی جائے کہ اس پر عمل کرو اور کوئی نمونہ اس کے سامنے موجود نہ ہو تو وہ سو سال میں بھی اس پر عمل کرنا نہیں سیکھ سکتا۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کو قلوب میں راسخ کرنے کے لئے ضروری تھا کہ اسے آہستہ آہستہ نازل کیا جاتا۔ ایک حکم پر جب لوگ عمل کرنا سیکھ جاتے تو دوسرا نازل ہوتا۔ دوسرے حکم پر عمل کرنا سیکھ جاتے تو تیسرا نازل ہوتا۔ اور اس طرح سارے احکام پر عمل کرایا جاتا۔

فرماتا ہے تو ان کفار سے کہہ دے کہ کیا تمہارا یہ انجام بہتر ہے یا وہ جنت بہتر ہے جس کا ان متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ جنت ان کی پوری جزا اور ٹھکانہ ہو گی۔ اور اس جنت میں وہ جو کچھ چاہیں گے ان کو ملے گا۔ اور وہ اس میں رہتے چلے جائیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا وعدہ ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ ہر شخص جو تاریخ اسلام سے معمولی واقفیت بھی رکھتا ہے جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کس شان سے پورا ہوا اور کس طرح چند سالوں میں ہی عرب اور ایران اور روم اور مصر اور شام وغیرہ اسلامی ضرب کی تاب نہ لا کر سرنگوں ہو گئے۔ اور فاقہ کش مزدور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی برکت سے دنیا کے بادشاہ بن گئے۔ اور پھر انہوں نے وہ نظام قائم کر کے دکھا دیا جو اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ ابتدائی ایام میں تو مکہ کے بت پرست مسلمانوں کو کھلے بندوں اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرنے دیتے تھے۔ انہیں چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنی پڑتی تھیں اور مخفی طور پر ایک دوسرے سے تعلقات رکھنے پڑتے تھے۔ اسی طرح تعلیم اور تبلیغ کی انہیں کوئی آزادی میسر نہیں تھی۔ بلکہ اگر کوئی ہدایت کا طالب کبھی مکہ میں آ جاتا تو اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان تلاش کرنے میں بھی بڑی دقت پیش آتی اور لوگ اسے آپ کے گھر کا پتہ بھی نہ بتاتے۔ مگر پھر وہ وقت آیا کہ مسلمان دنیا کا حاکم اور بادشاہ بن گیا اور اس کی طاقت سے بڑی بڑی حکومتیں لرزنے لگیں اس وقت جو کچھ وہ کرنا چاہتا تھا کسی کی مجال نہیں تھی کہ اس میں رخنہ اندازی کر سکتا۔ کیونکہ اس زمانہ میں مسلمان ہی قوت فعال تھا۔ اور مسلمان کی مٹھی میں ہی دنیا کی طنابیں تھیں۔ مگر افسوس کہ بعد میں مسلمانوں نے اس جنت کو کھو دیا انہوں نے سمجھا محض مسلمان کہلانے کی وجہ سے یہ جنت انہیں دائمی طور پر دے دی گئی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے جہاں بھی جنت کا وعدہ کیا تھا۔ وہاں ایمان اور عمل صالح کے ساتھ اسے مشروط کیا تھا۔ بلکہ یہاں بھی اس نے (-----) فرما کر اس کے وعدہ ہونے پر پھر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمارا یہ وعدہ تمہارے ایمان اور عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر تمہارے اندر ایمان نہ رہا اور عمل صالح پر تم قائم نہ رہے تو یہ وعدہ بھی قائم نہیں رہے گا۔ اسی طرف (------) میں ان شاء کے الفاظ رکھ کر اشارہ کیا گیا تھا۔ اور مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی تھی کہ بے شک یہ جنت تمہیں ملے گی مگر اس میں تمہارے کسی استحقاق یا زور بازو کا دخل نہیں ہو گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا دخل ہو گا۔ یعنی اگر اس نے تمہارے اعمال کو اس انعام کے قابل سمجھا تو وہ تمہیں اس انعام سے سرفراز فرما دے گا۔ اور اگر اس نے تمہارے اعمال کو اسی انعام کے قابل نہ سمجھا تو وہ یہ نعمت تم سے واپس لے لے گا۔ چنانچہ جب تک مسلمان ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا۔ اور وہ صدیوں دنیا پر حکمرانی کرتے رہے۔ لیکن جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھلا دیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے اپنا تعلق منقطع کر لیا اور انہیں ان جنات سے محروم کر دیا۔ پس اصل چیز جس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے وہ ایمان اور عمل صالح ہے۔ آج بھی اگر مسلمان اپنے اندر تغیر پیدا کریں اور خدا اور اس کے رسول کی سچے دل سے پیروی کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان نعمتوں کا وارث کر دے گا۔ جس کے پہلے مسلمان وارث ہوئے۔ اور انہیں اس جنت میں داخل کر دے گا جس سے وہ اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے نکالے گئے تھے۔

عہدیداران کا فرض

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کوئی شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ ۵۳ء کے موقعہ پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدن کا چوتھائی۔ نصف یا تین چوتھائی یا اللہ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے دے"۔ (وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

دوسری بات یہ ہے کہ عامتہ الناس چھوٹے بڑے سب کو بچوں کی فکر تھی۔ اب لگتا ہے کہ اس ٹی وی کے ذریعے سب بچے محفوظ ہاتھوں میں آگئے ہیں۔ ساری دنیا' ہالینڈ' جرمنی بیلجیئم جاپان وغیرہ سے یکساں تبصرے آرہے ہیں۔ سب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اب بچوں کی طرف سے اطمینان ہو رہا ہے۔ **آپ** نے فرمایا یہ احمدی ٹی وی کا کوئی کمال نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی اس کا ہی فیصلہ تھا کہ یہ کام اپنے وقت پر ہو گا۔ ورنہ ساری دنیا کو اس کے علاوہ امت واحدہ بنانا ممکن نہیں تھا۔ یہ ٹی وی کے ذریعے ہی ممکن ہو سکا ہے کہ ایک آواز پر ساری دنیا کے کان لگے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک عظیم منصوبہ تھا۔ دشمنوں نے مکر کیا اور حد کر دی تھی۔ پوری کوشش کی تھی کہ جماعت کو منتشر کر دیں۔ اور مرکزی آواز سے جماعت کا رابطہ منقطع کر دیں۔ **حضرت صاحب** نے پاکستان میں تیار ہونے والے اس منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوشش یہ تھی کہ جماعت کو ایک ایسا جسم بنا دیں جس کا سر نہ ہو۔ امامت میں جماعت کا سر بھی ہے اور دل بھی۔ صرف سر نہیں ہے اور یہ ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ سر کو جماعت کے بدن سے الگ ہو جانے دے یہی نظام آج خدا کے فضل سے کامیابی سے جاری و ساری ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بچوں کی دلچسپی کارٹون اور اپنی پسند کے دوسروں پروگراموں میں تھی۔ اہل مغرب جانتے ہیں کہ بچے سکول سے آتے ہی ٹی وی کی طرف لپکتے تھے کہ ہمارا فلاں پروگرام آرہا ہے۔ مگر بچوں پر اب ایسا تصرف ہوا ہے کہ وہ اپنے سب پروگرام بھول کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ روزانہ بیسیوں خط ماؤں کے آرہے ہیں کہ بچے بڑے غور اور دلچسپی سے ہمارے پروگرام دیکھ رہے ہیں۔ اور اگر ہم کوئی دوسرا پروگرام لگا بھی لیں تو کہتے ہیں کہ اسے بند کرو۔ یہ عالمی انقلاب اللہ کے سوا کسی کے ہاتھ سے ہونا ناممکن ہے۔ انسانی دل تو اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ چاہے تو اس کا رخ بدل دیتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب تبصروں سے یہ بات پتہ چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ان برکتوں کو بڑھاتا چلا جائے۔

ہوش اڑا دینے والے اخراجات

آپ نے فرمایا ان پروگراموں میں بعض خامیاں بھی ہیں۔ ہم بھی دیکھ رہے ہیں اور اس سے ناواقف نہیں ہیں پوری طرح آگاہ ہیں۔ مگر تبصرے کرنے والے دانشوروں کو یہ پتہ نہیں کہ اس میں مشکلات کتنی ہیں۔ پہلے ہم سوچا کرتے تھے کہ ایک احمدیہ ڈاکومنٹری بنائی جائے۔ امریکہ کی ایسی کمپنیوں کے سربراہوں سے بعض دفعہ دنوں اور ہفتوں بات ہوتی رہی۔ پتہ لگا کہ نصف گھنٹے کی ڈاکومنٹری تیار کرنے کے لئے کئی مہینے درکار ہیں۔ اور ڈیڑھ لاکھ سے دو لاکھ پاؤنڈ سے کم پر کوئی آمادہ نہیں ہوتا تھا۔ اس سے مجھے پتہ چلا کہ یہ جو آزاد ٹی وی بی بی سی وغیرہ ہیں ان کا کتنا زیادہ خرچہ ہوتا ہے۔ ٹی وی کا کام اتنا مہنگا ہے کہ ہوش اڑا دینے والا ہے۔ ناواقف آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اتنے زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔ دانشور کہتے ہیں کہ معیار اچھا نہیں اور موازنہ ہمارا کرتے ہیں ان امیر ترین کمپنیوں سے جن کے پاس اربوں ڈالر اور پاؤنڈ ہیں۔ امیر ترین کمپنیاں اپنے گندے اشتہاروں کے لئے لاکھوں پاؤنڈ دیتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جماعت کے غناء کا یہ حال ہے کہ سب احمدیوں نے بڑے حوصلے اور از خود تیاری کر کے پروگرام تیار کئے ہیں۔ پھر ان کے پاس اس کام کے لئے جدید ترین سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں۔ اللہ فضل کرے گا آہستہ آہستہ معیار بھی بہتر ہو جائے گا۔ سب پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ کچھ کی ریکارڈنگ بھی ہمارے پاس پہنچ گئی ہے۔ لیکن بعض بڑے اچھے پروگرام ایسے ناقص طریق سے بنا کر بھجواتے ہیں کہ ہم اپنے سادہ سے معیار کے باوجود اسے قبول نہیں کر سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ نفس مضمون کی طرف توجہ کریں ان سے مقابلہ نہ کریں جن کے پاس دولت کے انبار ہیں۔ ہم جو خرچ کر رہے ہیں وہ ہم بتانا نہیں چاہتے کہ روزانہ کا خرچ ہمارا کتنا ہے۔ کیونکہ کوئی مانے گا ہی نہیں' کہے گا یہ جھوٹ ہے۔ اتنے کم خرچ میں یہ کام ہو ہی نہیں سکتا۔

آپ نے فرمایا ہم جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں حساب لگایا کرتے تھے کہ فی مہمان فی حاضری ہمارا خرچ کتنا ہے۔ تو ایک دفعہ ہم نے حساب لگایا کہ فی مہمان ایک وقت کی حاضری کا کھانے کا خرچ صرف چھ پیسے نکلا تھا۔ اب کون بتائے کہ کس طرح ہمارے دیوانے وار کام کرتے ہیں۔ اکثر کارکن طوعی کام کرتے ہیں۔ ذاتی خدمت اور دیانتداری سے جو بچت ہوتی ہے وہ حیران کن ہے۔ ایک احمدی تو ایسے کاموں میں ایک ایک پیسہ بچاتا ہے۔ لوگ سوچتے ہوں گے کہ ایک دو اور سٹوڈیو کیوں نہیں بنا لیتے۔ ہم نے جو یہ سٹوڈیو بنایا ہے یہ بازاری خرچ سے دس گنا کم ہے۔ ہم اور بھی سٹوڈیو تیار کر رہے ہیں۔ صبر سے کام لیں۔ حوصلے سے کام لیں۔ انشاء اللہ دنیا کے اعتبار سے بھی ہمارے پروگرام بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔

آپ نے فرمایا آپ کو جب کوئی اچھی سوچ آئے تو اس کو سکرپٹ میں ڈھالیں ہم اس کو پروگرام میں تبدیل کر دیں گے اور آپ کو بتائیں گے کہ یہ یہ کمزوریاں ہیں۔ اس کو من و عن قبول نہیں کریں گے۔ آپ تبصرے کریں۔ تُو مشق ناز کر

اس کے آگے میں خون دو عالم
میری گردن پر تو نہیں کہوں گا۔

پروگرام تیار کرنے کے لئے موزوں کتب

اس کے بعد حضرت صاحب نے کئی کتب دکھائیں اور فرمایا کہ ان سے پروگرام اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت صاحب نے جو کتب دکھائیں وہ یہ ہیں۔

پیارے (دین) کی پیاری باتیں۔ پیارے مہدی کی پیاری باتیں۔ رحمانی کرشمے از لجنہ لاہور' راہ عمل از بشریٰ وسیم۔ حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ۔ مجالس عرفان بدرگاہ ذی شان۔ پیاری مخلوق از بشریٰ داؤد مرحومہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کمپیوٹر کو بھی ان پروگراموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر نظام کے ایک بہت قابل ماہر مکرم عبدالوحید صاحب نے اپنی زندگی اس کام کے لئے وقف کی ہے پہلے انہوں نے دو سال کے لئے وقف کیا پھر ان کو ایسا چسکا پڑا کہ اس میں اضافہ کر دیا۔ ہم ان کو جو معمولی گزارہ دیتے ہیں اس کے مقابل پر ان کو بار بار قریباً" دس گنا زیادہ تنخواہ پر کام کرنے کی آفریں ہوئی ہیں مگر انہوں نے سب کو ٹھکرا دیا۔ یہ بنگال کے سابق امیر مولوی محمد صاحب کے نواسے ہیں۔

آپ نے فرمایا مکرم رفیق حیات صاحب کی ٹیمیں پروگراموں پر کام کر رہی ہیں۔ بہت اچھے کام انہوں نے کئے ہیں۔

حضرت صاحب نے اس ضمن میں انگریزی کتب کا بھی ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بچوں کی کتب شائع کرنے کے لئے ہم نے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس کا بنیادی کام اُن کے ممبران کرتے تھے پھر ایک ایک کتاب کے لئے میں ان کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ ایسے انگریزی دان جو یورپ میں پلے پڑھے وہ بھی ساتھ شامل تھے تاکہ ایسا مواد تیار ہو جو یورپ کے بچوں کو مطمئن کر دے۔ اس اعتبار سے جو کتب تیار ہوئی ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل کتب کا آپ نے ذکر فرمایا۔

Book about God, Islam My Religion, Abc About Religions, Holy Prophet's Kindness To Children.

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ جو انگریزی کی کتب ہیں ان سے اردو کے پروگرام تیار کرنا اردو دانوں کا کام جرمن پروگرام تیار کرنا جرمنوں کا کام ہے ہاؤسا کا پروگرام بنانا نائیجیریا والوں کا کام ہے۔ اس طرح اپنی زبانوں میں تراجم کر کے پروگرام بنائیں۔

درخواست دعا

میں پہلی بار آپ کی خدمت میں تحریر کر رہی ہوں۔ اگرچہ بارہا کئی مضامین ذہن میں آتے رہے کہ یہ یہ لکھ کر آپ کو بھیجوں گی لیکن اپنی کم علمی اور ناتجربہ کاری ہمیشہ جھجک پیدا کر دیتی رہی۔ قبولیت دعا اور گھریلو مفید باتوں کے سلسلہ میں کئی تجربے ذہن میں ہیں لیکن بس لکھنے کا خوف ہمیشہ آڑے آجاتا ہے کہ آپ ایسے بلند پایہ صحافی اسے قبول کریں یا نہ۔

شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ضمن میں دوبار آپ نے حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی سے متعلق ان کی بیٹی صفیہ بیگم صاحبہ کی روایت تحریر فرمائی ہے۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ میری سگی پھوپھی تھیں اور قادیان میں علاوہ گرلز سکول میں پڑھانے کے خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں بچوں کی مستقل استانی ہوا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ جب خاندان کے افراد شملہ یا ڈلہوزی جاتے تھے تو ان کو بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ وہ جماعت میں اکثر "استانی" صفیہ بیگم کے نام سے پہچانی جاتی تھیں۔ اور ان کے بہت سے شاگرد آج بھی موجود ہیں۔ اس لئے اگر آپ ان کا حوالہ "استانی صفیہ بیگم" سے دیا کریں تو وہ فوراً پہچانی جائیں گی اور ان کے شاگردوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

خاکسارہ اپنے لئے بھی الفضل کے قارئین سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ عمر پچاس

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الہادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

جب ہم تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ دو نبی ایسے ہیں جن کی تاریخ محفوظ ہے۔ ان میں سے ایک نبی کی تاریخ بہت ہی محفوظ ہے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ کی زندگی کے تمام حالات سچے طور پر محفوظ ہیں اور دوسرے حضرت عیسیٰ ہیں ان کی زندگی کے چند سالوں کے تفصیلی حالات موجود ہیں۔ ان کے زمانہ نبوت کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں عورتوں نے قربانیوں میں بہت خاصا حصہ لیا۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں سے بعض عورتیں بھی تھی جو اپنا دن رات تبلیغ میں صرف کرتی تھیں۔ عیسائی عورتیں آج تک ان عورتوں کی قربانی پر فخر کرتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ کو صلیب کے تختے سے جب اتار اگیا تو انہیں ایک قبر میں رکھا گیا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی پیش گوئی تھی کہ میں تین دن رات قبر میں رہنے کے بعد زندہ باہر نکلوں گا۔ حضرت عیسیٰ جب قبر سے باہر نکلے تو ان کے ملنے کے لئے عورتیں ہی پہلے وہاں پہنچیں۔ مرد تو ڈر کے مارے بھاگ چکے تھے۔ حضرت عیسیٰ کے پاس صبح سویرے ہی مریم مگدلینی اور اس کے ساتھ دو اور عورتیں پہنچ گئیں۔ اور وہ حکومت کے ڈر سے مرعوب نہ ہوئیں۔ اس موقعہ پر مردوں سے بڑھ کر عورتوں نے جو دلیری دکھائی اور ایمان کا نمونہ دکھایا عیسائی عورتیں اس پر فخر کرتی ہیں۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کی عورتوں نے قربانی کا جو نمونہ قائم کیا اس کی نظیر آج تک نہیں ملتی اور ان قربانیوں کو پڑھ کر ایک مسلمان کا دل وجد کرنے لگتا ہے۔ کہ اس کی مائیں اور دادیاں کس شان کی عورتیں تھیں اور انہوں نے کیسا اعلیٰ معیار قربانی کا قائم کیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والی یہ صحابیات عرب ہیں۔ اور اس میں بھی شبہ نہیں کہ اکثر مسلمان عرب نہیں۔ لیکن مذہب کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیات ہر مسلمان کی مائیں اور دادیاں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مسلمانوں کا باپ قرار دیتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ صرف عرب کے مسلمانوں کے ہی باپ نہیں۔ بلکہ آپ مسلمان پٹھانوں کے بھی باپ ہیں مسلمان راجپوتوں کے بھی باپ ہیں مسلمان جاٹوں کے بھی باپ ہیں۔ بلکہ آپ ادنیٰ اقوام سے مسلمان ہونے والوں کے بھی باپ ہیں۔ ہر ایک شخص جو کلمہ پڑھتا ہے اس کے آپ باپ ہیں اسی طرح آپ کی صحابیات آپ کے زمانہ کے لوگوں کی مائیں اور بہنیں تھیں اور اس زمانہ کے مسلمانوں کی دادیاں ہیں۔ جب ایک مسلمان ان واقعات کو پڑھتا ہے وہ محو حیرت ہو جاتا ہے کہ میری دادیاں کیسی شاندار قربانی کرنے والی تھیں۔

مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں پر بہت مظالم ہوتے تھے اور مسلمانوں کو قسم قسم کے دکھ دیئے جاتے تھے۔ ان مسلمانوں میں کچھ لوگ آزاد تھے اور کچھ غلام تھے۔ جو لوگ غلام تھے ان کو بہت زیادہ تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ اور وہ اکثر مصائب کا نشانہ بنے رہتے تھے لیکن آزاد مسلمانوں پر دشمنوں کا زور کم چلتا تھا۔ اس لیے ان کو بہت زیادہ تکلیفیں نہ دے سکتے تھے۔ ان غلاموں میں دو میاں بیوی بھی تھے ان کا مالک اس قسم کے ظلم ان پر کرتا تھا۔ کہ ان کو پڑھ کر انسان کا دل کانپنے لگتا ہے۔ ان کا مالک انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیتا اور ان کی چھاتیوں پر چڑھ کر کودتا۔ اور انہیں دھوپ میں ڈال دیتا۔ ان کی آنکھیں سرخ ہو کر سوج جاتیں اور اسے ذرا بھی رحم نہ آتا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے آپ نے دیکھا کہ ان پر سخت ظلم ہو رہے ہیں۔ ان کے مالک نے میاں بیوی کو تپتی ہوئی ریت پر لٹایا ہوا تھا اور انہیں سخت دکھ دے رہا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انکار کرو اور کہو کہ خدا کے سوا اور معبود بھی ہیں۔ جب ایک باپ اپنی اولاد کی یہ کیفیت دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ماں باپ سے زیادہ محبت کرنے والے تھے یہ تکلیف کب برداشت کر سکتے تھے۔ آپ کو سخت تکلیف ہوئی آپ ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور شائد ان کے لئے دعا کی اور خدا تعالیٰ سے ان کے متعلق خبر پائی۔ اس پر ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ صبر کرو صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ تکلیفیں بہت جلد دور کرے گا۔ اور تمہیں ان تکلیفوں سے نجات دے گا۔ اس کے دو تین دن بعد وہ مرد تو ان تکالیف کو برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے اس جہان سے کوچ کر گیا۔ اور اس عورت کو اس مالک نے نیزہ مار کر مار دیا۔

یہ لوگ غلام تھے۔ آزاد خاندانوں میں سے نہ تھے۔ اور غلاموں کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان کے ذہن بلند نہیں ہوتے۔ ان کی عقل معمولی نوکروں سے بھی کم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ نسلاً بعد نسلٍ غلام چلے آتے ہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آنے کی وجہ سے وہ ایسے ذہین اور بلند حوصلہ ہو گئے کہ انہوں نے ہر قربانی کی مگر خدائے واحد کی توحید کا انکار نہ کیا۔ انہی غلاموں سے حضرت بلالؓ بھی تھے جن کو ان کا مالک شدید سے شدید تکلیفیں دیتا تھا۔ مگر میں تمہیں عورتوں کی مثالیں بتانا چاہتا ہوں۔ ایک مثال اوپر بیان کر آیا ہوں اور عورتوں کی قربانی کا کچھ اور ذکر تمہارے سامنے کرتا ہوں۔

مکہ میں جب تکلیفیں حد سے بڑھ گئیں اور دشمن شرارتوں میں دن بدن بڑھتے جا رہے تھے جب تکلیفیں برداشت سے باہر ہو گئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو مشورہ دیا کہ وہ ایبے سینیا کی طرف ہجرت کر جائیں انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو یہاں تکلیفوں میں رہیں اور ہم دوسرے ملک میں جا کر آرام سے زندگی بسر کریں آپ نے فرمایا ابھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کرنے کی اجازت نہیں آئی۔ تم ہجرت کر جاؤ۔ جب مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت مل جائے گی تو میں ہجرت کروں گا۔

ان ہجرت کرنے والوں میں ایک عورت بھی تھی جو اپنے خاوند کے ساتھ اونٹوں پر صبح سویرے سامان لدوا رہی تھی۔ حضرت عمر اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے آپؓ پھرتے پھراتے اس رستہ سے گزرے۔ آپ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو آپ کی طبیعت پر اس نظارے کا بہت گہرا اثر ہوا۔ عربوں میں بے شک کفر تھا، گناہ تھا، لیکن وہ بہادر تھے۔ اور کمزور اور ضعیف پر ان کا ہاتھ نہ اٹھتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ صبح صبح ایک عورت مکہ کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے والی ہے تو آپ نے رقت بھری آواز میں اس عورت سے پوچھا بی بی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سفر کی تیاری کر رہی ہو۔ اس عورت نے کہا ہم نے یہاں سے چلے جانے کا ارادہ کر لیا ہے اب تمہاری تکلیفیں برداشت سے باہر ہو گئی ہیں آخر ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے۔ ہم یہی کہتے ہیں نا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے لیکن تم ہمیں اس سے بھی روکتے ہو۔ اس لئے ہم جا رہے ہیں یہ بے بسی اور بے کسی کا منظر دیکھ کر سنگدل عمر جس کے دل میں مسلمانوں کے لئے ذرا رحم نہ تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہا اچھا بی بی تمہارا خدا حافظ یہ کہ کر منہ پھیر لیا۔

پس عورتوں نے وطن بھی چھوڑے ماریں بھی کھائیں اور موت کو بھی قبول کیا۔ لیکن خدائے واحد کے نام کو چھپانا پسند نہ کیا۔

واقفین نو کے والدین سے
گذارش

○ وکالت وقف نو واقفین نو سے متعلقہ ایمان افروز واقعات جمع کر رہی ہے۔ مثلاً

(i) کسی کے اولاد نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کی برکت سے اسے اولاد عطا فرمائی۔

(ii) کسی واقف نو بچے کو اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کے ذریعہ غیر معمولی طور پر شفا عطا فرمائی۔

(iii) بچے کے سلسلہ میں والدین یا کسی اور کو کوئی خواب آئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔

(iv) بچے کے والدین نے بچے میں کوئی اچھی عادت پیدا کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور وہ طریقہ کامیاب رہا۔

(v) بچے کے والدین نے بچے کی کوئی بری عادت دور کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور کامیابی ہوئی۔

(vi) بچے کے والدین نے بچے کی تربیت کی خاطر اپنے اندر کوئی نیک تبدیلی پیدا کی۔

مندرجہ بالا قسم کا کوئی واقعہ ہو تو آپ وکالت وقف نو کو درج ذیل تفصیل کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

نام واقف/واقفہ نو
نام والد
حوالہ نمبر (اگر ہو تو)
مکمل پتہ
واقعہ کی تفصیل

بقیہ صفحہ ۴

سال سے تجاوز کر چکی ہے اور بہت سے عوارض نے گھیر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بزرگوں، دادا جان جو ۳۱۳ رفقاء میں سے تھے اور جنہیں بیعت لینے کی اجازت تھی کیونکہ وہ اکثر و بیشتر قادیان سے باہر لمبے دوروں پر رہتے تھے۔ کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور انجام بخیر ہو (بشریٰ نسیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر۲۹۳۸۸ میں سردار محمد ولد مکرم کرم دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ معلم وقف جدید عمر۵۵ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن چک نمبر۶۳ ڈی۔بی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۳۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سردار محمد ولد کرم دین صاحب چک نمبر۶۳ ڈی۔بی ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر۱ امیر عبدالرشید تبسم وصیت نمبر۱۷۱۴ گواہ شد نمبر۲ چوہدری نذیر احمد وصیت نمبر۱۸۳۶۵۔

مسل نمبر۲۹۳۸۹ میں بشارت احمد ولد بشیر احمد قوم ماہل پیشہ ملازمت عمر۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر۶۳ ڈی۔بی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد ولد بشیر احمد چک نمبر ۶۳ ڈی۔بی ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر۱ امیر عبدالرشید تبسم (مربی سلسلہ) وصیت نمبر۱۷۱۴ گواہ شد نمبر۲ چوہدری نذیر احمد وصیت نمبر۱۸۳۶۵ بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۹۳۹۰ میں کوثر فرزانہ زوجہ بشارت احمد قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ۶۳ ڈی بی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۴۵۰۰ روپے ۲۔ زیورات طلائی بالیاں ایک جوڑی ۹ ماشے ہار وزنی سوا تولہ مالیتی ۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کوثر فرزانہ زوجہ بشارت احمد چک نمبر۶۳ ڈی۔بی ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر۱ امیر عبدالرشید تبسم وصیت نمبر۱۷۱۴ گواہ شد نمبر۲ بشارت احمد ولد بشیر احمد (خاوند موصیہ) چک نمبر۶۳ ڈی۔بی ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر۲۹۳۹۱ میں محمودہ بیگم زوجہ حافظ اللہ یار صاحب قوم سیال بھروانہ پیشہ خانہ داری عمر۵۹ سال بیعت ۱۹۵۴ ساکن چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ۵ کنال زمین واقع چک نمبر۲۲۵ ج۔ب چچکانہ ضلع جھنگ مالیتی ۱۵۰۰۰ روپے ۲۔ ۵ کنال زمین موضع بھلو شابل ضلع جھنگ مالیتی ۱۵۰۰۰ روپے ۳۔ ۱۹ کنال ۱۸ مرلے زمین واقع چنڈ بھروانہ مالیتی ۶۰۰۰۰ روپے ۴۔ ۷ ماشہ زیور طلائی مالیتی ۲۱۰۰ روپے ۵۔ حق مہر ساڑھے بتیس روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بیگم اہلیہ حافظ اللہ یار صاحب چاہ لڈیانہ ڈاکخانہ چنڈ بھروانہ تحصیل و ضلع جھنگ گواہ شد نمبر۱ حافظ اللہ یار بھروانہ (خاوند موصیہ) چاہ لڈیانہ تحصیل و ضلع جھنگ گواہ شد نمبر۲ نصر اللہ خان ناصر وصیت نمبر۱۷۴۴۷ ربوہ۔

مسل نمبر۲۹۳۹۲ میں ڈاکٹر محمد تنویر عارف ولد چوہدری محمد اکرم قوم جٹ (بٹر) پیشہ ملازمت (ڈاکٹری) عمر۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر محمد تنویر عارف۔ فیروزوالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱ توقیر احمد وصیت نمبر۲۶۴۲۸۔ گواہ شد نمبر۲ محمد شفیع مہار وصیت نمبر۲۶۱۹۴۔

مسل نمبر۲۹۳۹۳ میں روبینہ زریں زوجہ عبدالستار قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر۳۸ سال بیعت پیدائشی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ پچیس ہزار روپے ۲۵۰۰۰ روپے ۲۔ طلائی زیورات وزنی ۱۴ تولے مالیتی ۵۵۰۰۰ روپے ۳۔ نقد رقم بصورت پرائز بانڈز مالیتی ۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ زریں زوجہ عبدالستار چوہدری منزل نمبر۲ نور پورہ سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱ خواجہ ظفر احمد امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد نمبر۲ میر عبدالباسط (مربی سلسلہ) وصیت نمبر۲۴۷۸۵۔

الفضل کی خبریں

منیر احمد چوہدری کینیڈا

کچھ عرصہ قبل کسی دوست نے الفضل کے آخری صفحہ پر خبروں کی اشاعت کے بارہ میں لکھا تھا کہ خبریں آپ پرانی چھاپ دیتے ہیں جس کا آپ نے نہایت درست اور واقعاتی جواب دیا تھا۔ یہ خیال غالباً کسی ایسے دوست کو آیا ہو گا جو پاکستان رہتے ہوئے موازنہ کرتے ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ الفضل کے دیگر اعلیٰ مضامین اور مفید مقالہ جات کے علاوہ آخری حصہ بھی احمدی احباب اور دیگر پڑھنے والوں کے لئے کئی لحاظ سے مفید ہے اور ہزاروں لاکھوں پاکستانیوں کو ملک کے حالت سے باخبر رکھنے ملک کی بہتری کے لئے کوششیں کرنے اور دعائیں کرنے کا موقع مہیا کردیتا ہے۔ اور ایسا ممکن نہیں اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ہمارا ملک آج کل کس ڈگر پر چل رہا ہے۔ ڈگر تو خیر وہی ہے جو سالوں پہلے تھی مگر مزید جان کر دل میں درد ملک کے لئے ضرور پیدا ہوتا ہے۔

خبروں کے ضمن میں یہ عرض کردوں کہ آپ سارے ملک کی خبروں کا نچوڑ نکال کر روزانہ چھاپ دیتے ہیں جس سے پڑھنے والوں کا ڈھیروں وقت بچ جاتا ہے۔ حال ہی میں مجھے اس کا تجربہ یوں ہوا کہ کچھ عرصہ سے ہمارے ایک دوست چوہدری محمد اسحاق صاحب مانٹریال میں اپنی دوکان پر پاکستانی اخبارات اور رسائل کے ہفتہ وار شمارے منگواتے ہیں۔ خاکسار چونکہ آٹوہ میں مقیم ہے جب ماہ میں ایک دو بار جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو وہ ایک پیکٹ مجھے دیتے رہے ہیں۔ یہ ان کی نوازش ہے کہ سوغات سمجھ کر میرے لئے سنبھال لیتے ہیں۔ جب ملتا ہوں تو یہ کہہ کر دیتے ہیں۔ "مربی صاحب یہ آپ کے لئے رکھے ہیں۔" خدا ان کو جزا دے۔

واپس گھر آکر اس بنڈل کے ڈھیر کو شوق سے پڑھتا ہوں اور ملک کے شب و روز جاننے کی کوشش ہوتی ہے۔ اتنی دیر میں معمول کی ڈاک میں الفضل کا ہفتہ وار پیکٹ بھی مل جاتا ہے۔ اسے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ الفضل نے تو دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ خواہ مخواہ اخباروں کے بنڈل میں سے خبریں ڈھونڈتا رہا ہوں۔ اور اکثر اوقات اہم اور پتہ کی خبریں الفضل کے آخری صفحہ میں مل جاتی ہیں۔ مگر باقی اخبارات میں خبر سے زیادہ خواہ مخواہ سرخیاں بھری ہوتی ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ ابھی تک ہمارے ملک کے اخبارات نے خبر کو احسن طور پر پیش کرنا کیوں نہیں سیکھا اکثر نہیں بلکہ تمام اخبارات میں جو ملک کے روزنامے بھی ہیں ان کو دیکھ لیں کوئی خبر آپ پوری ایک جگہ نہیں پڑھ سکتے۔ ایک چھوٹی سی خبر کو بھی پورا پڑھنے کے لئے دو اور تین جگہ مختلف صفحات پر چھلانگیں لگا لگا کر تلاش کرنا پڑتا ہے۔ پتہ نہیں ایک جگہ ہر خبر کو لکھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔

بہرحال آپ کا شکریہ ادا کرنا مقصود بھی ہے اور آپ کے طریق کی افادیت بیان کرنا بھی مدنظر ہے تاکہ اسے جاری بھی رکھا جائے اور احباب اپنے وقت کو الفضل پڑھ کر مزید مفید بنا سکیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تو اللہ تعالیٰ نے خود خبر دی تھی کہ "تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا"۔ فجزاکم اللہ

خط و کتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اطلاعات واعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم ارشاد احمد خان مربی سلسلہ نوشہرہ کینٹ کو مورخہ ۲۴-۱-۹۴ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد حماد احمد خان تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم سلطان شیر خان صاحب دارالعلوم غربی ربوہ سابق انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ کا پوتا اور محترم صوبیدار میجر عبدالغفور خان صاحب آف منگلا کینٹ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ ماڈل ٹاؤن لاہور کے محترم چوہدری افتخار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری احمد جان صاحب مرحوم آف کراچی پچھلے دو سال سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اس ہفتہ بیماری پھر عود کر آئی تھی اور ہسپتال میں داخل رہے۔

ان کی اہلیہ صاحبہ بھی مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ دونوں میاں بیوی کی بحالی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ راضیہ سید بیگم ناصر احمد انجینئر صدر لجنہ خوشاب لکھتی ہیں کہ ان کا بیٹا ثمن احمد بوجہ نمونیہ علیل ہے کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب سولنگی کی بیٹی عزیزہ ازبیا مبارک ایک غلط انجکشن کے ردعمل سے بے ہوش ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

درستی سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی (رفیق) کے صاحبزادے اور مشہور شاعر مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کامل دہلوی جو مکرم صوبیدار عبدالمنان دہلوی سابق افسر حفاظت خاص اور مکرم مولوی عبدالقادر مونس فاضل دہلوی درویش قادیان اور مکرم عبدالرحمان دہلوی سابق کارکن امور عامہ حال کینیڈا کے بھائی اور مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ بعمر ۸۰ سال ۲۹۔ جنوری ۹۴ء کو کراچی میں انتقال کر گئے ہیں اور کراچی میں ہی تدفین ہوئی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نسیم الدین احمد صاحب کراچی کی ہمشیرہ صالحہ بیگم جو کہ شیخ عبدالقیوم مرحوم کی اہلیہ تھیں اور شیخ رفیع الدین احمد مرحوم جو کہ کراچی جماعت کے ایک لمبا عرصہ تک سیکٹری مال رہے کی سب سے بڑی بیٹی تھیں، مورخہ ۲۳۔ جنوری بروز اتوار شام پانچ بجے کراچی میں وفات پا گئیں۔

موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ مامون احمد صاحب کی والدہ محترمہ بشریٰ طاہرہ (ام مامون) ایک طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۷۔ جنوری ۹۴ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئیں۔ ان کی عمر ۸۷ سال تھی۔ موصوفہ مکرم و محترم شیخ عبدالواحد صاحب مربی چین، ایران اور جزائر فجی کی اہلیہ تھیں، موصیہ تھیں۔ مورخہ ۲۸۔ جنوری بروز جمعۃ المبارک بیت اقصیٰ میں نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

(محترم امۃ القدوس صاحبہ بابت ترکہ مکرم رانا عبدالمجید صاحب)

محترمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منور احمد صاحب مکان نمبر ۵/۳۶ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم رانا عبدالمجید صاحب سکنہ چک نمبر ۱۰۹ گ۔ب نرائن گڑھ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۵/۳۶ دارالعلوم شرقی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو بھی اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم عبدالرؤف صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ امۃ المصور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب)

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں یوسف صاحب۔ مکان ۴/۱۴ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۴/۱۴ دارالرحمت غربی ربوہ میرے دو بیٹوں بشیر احمد چوہدری اور سعید احمد سہیل کے نام بحصہ شرعی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم بشیر احمد چوہدری صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم سعید احمد سہیل صاحب (بیٹا)
۴۔ محترمہ ثریا نزہت صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ مبشرہ شاہد صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم درار القضاء ربوہ)

حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ مکرم شیخ عبدالمنان صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے چچا محترم شیخ مسعود الرحمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا جنازہ مورخہ ۷-۲-۹۴ کو بعد دوپہر جرمنی سے ربوہ پہنچا تھا۔ شام ساڑھے چار بجے بیت المہدی کے باہر نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب نے جنازہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ میت کے ہمراہ مرحوم کا بیٹا اور ایک داماد جرمنی سے آئے تھے۔ اور لاہور میں دار الذکر میں بھی نماز جنازہ ادا کی گئی تھی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔

احباب کرام سے محترم شیخ مسعود الرحمان صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹارگٹ کا حصول ازبس ضروری ہے

○ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جس قدر کم از کم رقم ازبس ضروری ہوتی ہے وہ مجموعی ٹارگٹ کے طور پر مقرر کر دی جاتی ہے اور پھر بحصہ رسدی وہ رقم تمام جماعتوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک جماعت بھی اپنا ٹارگٹ پورا نہ کرے تو وہ ہماری مجموعی ضرورت کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لئے ہر جماعت ٹارگٹ پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھے جب ذیلی امور کا خیال رکھا جائے تو ٹارگٹ بفضل خدا حاصل کیا جا سکتا ہے سب سے اول امر دعا ہے اور پھر یہ اہتمام کہ ہر فرد جماعت کو بلکہ مرحومین کو بھی شامل کیا جائے۔ اور ہر وعدہ معیاری ہو۔ مخیر دوستوں میں سے معاونین خصوصی زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے اس طرح بفضل خدا ہر جماعت حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ شہربانو صاحبہ زوجہ سید غلام مرتضیٰ صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۱۰ نے ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی سے ۱۹۶۰ء میں وصیت کی تھی اس کے بعد کوئی رابطہ نہیں رہا۔ لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت خادم بیت الذکر

○ گوجرانوالہ کے لئے ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ اس کو سنگل رہائش، سائیکل اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔ خواہش مند اپنے امیر صاحب یا حلقہ یا جماعت کے صدر سے تصدیق کروا کے تشریف لائیں۔

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12 - فروری - 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان کے خصوصی ایلچی اور قومی اسمبلی کے رکن آصف علی زرداری اور عراقی رہنماؤں کے درمیان کامیاب بات چیت کے بعد عراقی حکومت نے ۸ پاکستانیوں کو جو عراق میں قید تھے سب کو رہا کر دیا ہے اور یہ تمام لوگ واپس پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ رہا ہونے والے پاکستانیوں نے اپنی رہائی کے لئے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور آصف علی زرداری کا شکریہ ادا کیا۔ رہا ہونے والے یہ تمام پاکستانی اسلام آباد پہنچے جہاں وزیر اعظم نے ان کا استقبال کیا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے رمضان المبارک کے موقعہ پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ہمیں چاہئے کہ تمام تعصبات دفن کرکے صرف مسلمان اور پاکستانی بننے کا عہد کریا جائے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ رمضان المبارک کا ایک اہم سبق صبر' برداشت اور رواداری ہے اگر ہم اس سبق کو اپنی روزمرہ زندگی کا معمول بنائیں تو ہم اپنی بہت سی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید خان نے کہا ہے کہ سرحد کی صورتحال جمہوری عمل کا حصہ ہے فریقین اسے حل کر لیں گے اور معاملہ درست ہو جائے گا۔ اس میں کسی قسم کے فکر کی بات نہیں۔ جب ان سے ہیلی کاپٹر گرانے کی بات کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ضروری نہیں کہ جو کچھ کہا جائے نیت بھی وہی ہو۔ ہیلی کاپٹر گرانے کی بات ہوئی ہے کسی نے گرایا تو نہیں۔ انہوں نے بتایا وہ بعض غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے ۲۹ مارچ کو امریکہ جا رہے ہیں۔ امداد کی بحالی کے کچھ مثبت اشارے ملے ہیں لیکن اس میں کچھ وقت لگے گا۔

○ سابق مشیر اعلیٰ پنجاب فیصل صالح حیات ایم این اے نے پنجاب کی سیاسی صورت حال پر گورنر ہاؤس میں صدر لغاری سے تفصیلی بات چیت کی۔ اس بات چیت پر جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی پنجاب کی سیاسی صورت حال اور پیپلز پارٹی کے مفادات کے تحفظ پر غور کیا گیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے قالینوں کی بین الاقوامی نمائش کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت کی اولین ترجیح مہنگائی کا خاتمہ اور ملک میں مالی ڈسپلن قائم کرنا ہے۔ ہم ٹیکس چوروں اور قرضے ہڑپ کرنے والوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ حکومت نے آئی ایم ایف کے ٹارگٹ پورے کر دیئے ہیں۔ ہمارے دور میں فارن ایکسچینج کے ذخائر ۳۰ کروڑ سے بڑھ کر ایک ارب ۲۰ کروڑ ڈالر تک پہنچ چکے ہیں۔ جو ہماری اقتصادی پالیسیوں کی کامیابی کا کھلا ثبوت ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی مرکزی رہنما بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر اور جونیجو لیگ کا مقصد صرف نواز شریف کی مخالفت رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرحد میں ہارس ٹریڈنگ نہیں' کڈنیپنگ ہو رہی ہے۔ مرتضیٰ کے حامیوں پر ظلم کی انتہا کر دی گئی ہے پارٹی منشور کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے چیئرپرسن کے عہدے سے پیپلز پارٹی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے نہیں مسلم لیگ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے نکالا ہے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے سرحد میں تحریک عدم اعتماد پیش کروا کر ملک کو آگ میں دھکیل دیا ہے۔ بے نظیر اپنے باپ کی طرح باقی ماندہ ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرحد گیا تو پھر وٹو کی بھی خیر نہیں۔

○ سرحد اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آفتاب احمد شیرپاؤ نے کہا ہے کہ پیر صابر شاہ کو سپورٹس مین سپرٹ کے ساتھ اپنی شکست کو تسلیم کر لینا چاہئے۔

○ مسلم لیگ کے سربراہ پیر پگاڑا نے سینٹ کے آئندہ انتخابات میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنا نمائندہ نامزد کروں گا۔ میں خود الیکشن اس وقت لڑوں گا جب چھ سال سینیٹر رہنے کا یقین ہو گا۔

○ او آئی سی کے سیکرٹری جنرل حامد الغابد نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے وزیر اعظم ہاؤس میں ملاقات کی۔ انہوں نے کشمیر کی صورت حال پر گفتگو کی اور وزیر اعظم کو کشمیر کے مسئلہ پر اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ انہوں نے بوسنیا اور افغانستان کے حالات پر بھی گفتگو کی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت عوام کو آئیوڈین ملا نمک فراہم کرنے کے ایک منصوبے پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے مزاحاً کہا کہ سب سے پہلے آئیوڈین والا نمک صحافیوں اور سیاست دانوں کو کھلایا جائے گا۔ کیونکہ اس سے ذہانت میں ۱۵ فیصد اضافہ ہو جاتا ہے۔

○ واپڈا نے رمضان المبارک میں لوڈ شیڈنگ کے نظر ثانی شدہ پروگرام کا اعلان کر دیا ہے اس پروگرام کے مطابق سحری و افطاری کے اوقات اور شام ۸ بجے کے بعد تمام رات بجلی بند نہیں ہو گی۔

○ پنجاب حکومت نے ۲۲ پارلیمانی سیکرٹری مقرر کر دئے ہیں۔ اور ان کو محکمے بھی الاٹ کر دئے گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے ۱۴' اقلیتوں اور آزاد گروپ سے چھ اور جونیجو لیگ سے دو ارکان مقرر کئے گئے ہیں۔

○ نیٹو نے بوسنیائی سربوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ ۱۰ دن کے اندر بوسنیائی دارالحکومت سراجیوو سے باہر اپنے مہلک ہتھیار جمع کرا دیں۔ یا پھر فضائی حملوں کے لئے تیار رہیں۔

○ وفاقی وزیر برائے بہبود آبادی جے سالک نے کہا ہے کہ میں مسئلہ کشمیر پر پوپ جان کی خاموشی توڑنے روم جاؤں گا اور پوپ سے درخواست کروں گا کہ کشمیریوں پر ظلم کے خلاف پوری دنیا میں ایک دن کی ہڑتال کی کال دیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے لاہور اسلام آباد موٹروے منصوبہ ختم کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس ضمن میں حتمی اعلان آئندہ چند روز تک کر دیا جائے گا۔

○ سابق وزیر اعظم اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے پشاور میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سرحد کے وزیر اعلیٰ صابر شاہ ہی رہیں گے۔ بے نظیر کا چھوڑا ہوا شعلہ ان کی اپنی حکومت کو راکھ کر دے گا۔ قومی اسمبلی میں ۱۲ سیٹوں کا فرق ہے جو جلد ختم ہو جائے گا۔ اور عوام خوشخبری سنیں گے اور ملک میں پھر مرد کی حکمرانی ہو گی۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ صابر شاہ نے اپنے کارکنوں کو حکم دیا ہے کہ ایمرجنسی کا اعلان ہوتے ہیں وہ اسلحہ لے کر سرحد اسمبلی پہنچ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد ناکام ہو گی۔

درخواست دعا

○ مکرم طارق محمود پانی پتی صاحب ابن مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب کو ایک ہفتہ قبل دل کا اٹیک ہوا تھا۔ طبیعت اب خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اسی طرح ان کے والد محترم مبارک محمود پانی پتی صاحب بھی دل کے عارضے اور دیگر عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ہر دو مخلص خادمان سلسلہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اوقات کار کیوریٹو کلینک
برائے رمضان المبارک
صبح ۰۰-۸ بجے تا ۰۰-۳ بجے
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
کیوریٹو میڈیسین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ فون ہیڈ آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶
رہائش ۔ ۶۰۷

WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 212487
بشارت احمد خان

ھو الشافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل
Digest Curative Smell
اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل
Heart Curative Smell
زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت :- فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
بیرون پاکستان :- فی سمیل :- ڈالر $5
سمیل پرس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے سپیشل ڈسکاؤنٹ)
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون :- سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606
ٹیلیگرام :- "CURATIVE"
ٹیلیکس :- 606 4524 92